محمد عیاض عابد

دردِ دل کی داستاں

کیا کہوں کس کو سناؤں دردِ دل کی داستاں
میرے محسن دے گئے ہیں داغِ فرقت ناگہاں

جب سنی اہلِ تعلق نے شہادت کی خبر
ہوگئے آنکھوں سے سب کے اشکہائے خوں رواں

یاد کرتا ہے تجھے تو آج بھی دارالحدیث
وہ عبارت کی صدائیں پھر سے گونجیں گی کہاں

جامعہ بھی تیرے غم میں ہے سراپا مضطرب
مادرِ علمی کا تھا ہر وقت گویا پاسباں

صاحبِ عالی بصیرت علم و عرفاں کا بحر
طالبانِ علم پر بے حد شفیق ومہرباں

زندگی علم وعمل کی تھی حسیں اِک امتزاج
ہوگیا اللہ کے دربار میں ہے کامراں

آپ کو فنِ خطابت میں بھی حاصل تھا کمال
عربی واردو ادب میں ایک بحرِ بے کراں

شخصیت تھی بسطۃً فی العلم والجسم آپ کی
آپ کی رحلت پہ روئے ہیں زمین وآسماں

تیری قربانی یقیناً رنگ لائے گی کبھی
کیا یہ ممکن ہے کہ ہو خونِ شہیداں رائگاں

ان شاء اللہ! صبر کا دامن نہیں چھوڑیں گے ہم
اہل حق دکھ درد میں کرتے نہیں آہ وفغاں

کون گِن سکتا ہے تیری خصلتیں اشعار میں
بس سرِ تسلیم خم کرتی ہے عابد کی زباں